I-SAPS
Institute of
Social and Policy Sciences

IDEAS
ADVOCACY AND INNOVATION FUNDS
FOR EDUCATION IN PAKISTAN

UKaid

PP-296

رحیم یار خان

تعلیمی صورتحال

تعلیم تک رسائی کا حق

معیاری تعلیم کا حق

تعلیم اور عوامی رہنماؤں کی ذمہ داری

PP-296 رحیم یارخان : تعلیمی صورتحال

انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز اور علم آئیڈیاز بطور ادارہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر سیاسی قیادت اور ماہرین تعلیم کے درمیان ایک مضبوط رابطہ اور تعاون پیدا ہو جائے تو ملک میں بہتر تعلیمی اصلاحات کا نفاذ ممکن ہو سکتا ہے۔ چونکہ سیاسی قیادت اور سیاسی جماعتیں نہ صرف تعلیمی پالیسی کے ذمہ دار ہیں بلکہ اس پالیسی کو کامیابی کے ساتھ لاگو کرنے میں بھی ان کا اہم کردار ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کی شراکت معنی خیز اور مثبت نتائج کی حامل ہو۔

عوامی نمائندوں کی حمایت اور دلچسپی کے بغیر کسی بھی حلقہ میں تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ چونکہ تمام سیاسی جماعتیں عوام کی نمائندہ ہیں اس لیے وہ تعلیم کے متعلق قانون سازی اور اس کے نفاذ کے لیے موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ اپنی جماعت کے قائدین' اعلیٰ سطح کے عہدیداران اور پارٹی کارکنوں کو بھی اس کی اہمیت بیان کر سکتے ہیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر عوام حلقہ میں موجود سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں سے عہد لیں تو یقیناً تعلیمی پالیسی سازی اور اس کے نفاذ میں بہتری آ سکتی ہے جس سے حلقہ میں تعلیم کی صورتحال کو بہتر کیا جا سکتا ہے اور تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ اس تناظر میں یہ ضروری ہے کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں عوام اور عوامی نمائندگان بہتر طور پر آگاہ ہوں۔ اس مقصد کے لیے یہ معلوماتی کتابچہ تیار کیا گیا ہے جو کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں معلومات و اعداد و شمار فراہم کرتا ہے تا کہ ان معلومات کو عوام الناس اور عوامی نمائندگان تعلیمی بہتری کیلئے استعمال کر سکیں۔

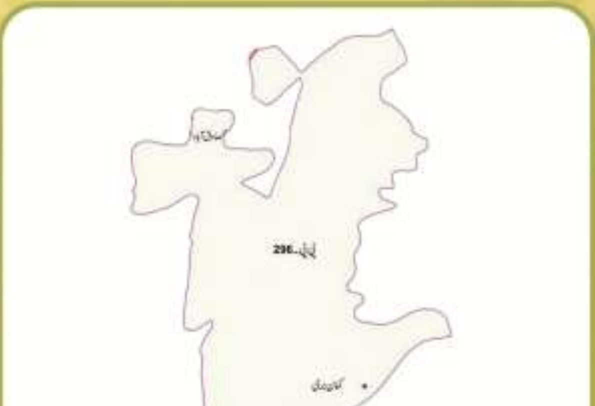

نقشہ
PP-296
رحیم یارخان

مرد رائے دہندگان کی تعداد	95240
خواتین رائے دہندگان کی تعداد	72166
کل تعداد رائے دہندگان	167406

حلقہ میں گورنمنٹ سکولوں کی تعداد	204
اساتذہ کی تعداد	1128
داخل شدہ بچوں کی تعداد	32159

اگر ہم حلقہ کی تعلیمی حالت کا جائزہ لیں تو وہ کچھ اس طرح ہے۔

سکولوں میں عدم دستیاب سہولتیں:

حلقہ میں موجود سرکاری سکولوں میں بہت سی بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے اور موجودہ سہولتوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے اس صورتحال کی ذمہ داری یقیناً بطور شہری ہم سب پر بھی ہے اگر ارباب اختیار اور شہری اپنے فرائض کو بخوبی سمجھیں تو یہ صورتحال یقیناً بہتر ہو سکتی ہے۔

پینے کا پانی:

پینے کے پانی سے محروم سکولوں کی تعداد

02

حلقہ میں 02 سکول ایسے ہیں جہاں پانی کی سہولت موجود نہیں ہے۔ جو کہ عوامی نمائندگان اور محکمہ تعلیم کے متعلقین کی توجہ چاہتی ہے

بیت الخلاء کی سہولت:

بیت الخلاء کے بغیر سکولوں کی تعداد

07

بیت الخلاء کی فراہمی ایک بنیادی ضرورت ہے لیکن 07 سکول ایسے ہیں جہاں یہ سہولت موجود نہیں ہے۔ جو کہ عوامی نمائندگان اور محکمہ تعلیم کے متعلقین کی توجہ چاہتی ہے

چار دیواری:

بغیر چار دیواری
کے سکولوں کی
تعداد

29

حلقہ میں چار دیواری کے بغیر سکولوں کی تعداد 29 ہے۔ سکولوں کی چار دیواری اور خاص طور پر لڑکیوں کے سکول کی چار دیواری انتہائی اہم ہے جبکہ کچھ سکول اس سہولت سے محروم ہیں اور ارباب اختیار (عوامی نمائندگان) کی توجہ کے طالب ہیں۔

بجلی کی سہولت:

بجلی کی سہولت سے
محروم سکولوں کی
تعداد

28

حلقہ میں 28 سکول ایسے ہیں جو بجلی کی سہولت سے محروم ہیں اور طلباء سخت گرمی میں بغیر بجلی کی سہولت کے سکول میں پڑھتے ہیں جس سے ان کے سیکھنے کے عمل میں بہت زیادہ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

تعلیمی معیار:

حلقہ کے مطابق تعلیمی معیار کے اعداد و شمار موجود نہیں ہیں جس سے یہ مشکل ہے کہ ہم ہر حلقے کے طلباء کے تعلیمی معیار کا تجزیہ کر سکیں تاہم ضلع کی تعلیمی صورتحال کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی معیار انتہائی نیچے ہے۔ جسکو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور عوامی نمائندگان اور ارباب اختیار کے لیے توجہ طلب ہے۔ جسے بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ صورتحال اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ عوامی نمائندے اور محکمہ تعلیم کے متعلقین فوری عملی اقدامات کریں۔

تیسری کلاس کے
61 فیصد بچے اردو
کا ایک جملہ بھی
نہیں پڑھ سکتے۔

61 فیصد بچے

اردو: ضلع میں دی جانے والی تعلیم کا معیار بھی اتنا قابلِ فخر نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 61 فیصد بچے اردو کا ایک جملہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

تیسری کلاس کے
54 فیصد بچے
انگریزی کا ایک
لفظ بھی نہیں پڑھ
سکتے۔

54 فیصد بچے

انگریزی: انگریزی مضمون میں بھی صورتحال اس سے مختلف نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 54 فیصد بچے انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

تیسری کلاس کے
65 فیصد بچے
تفریق کا ایک
سوال بھی حل نہیں
کر سکتے۔

65 فیصد بچے

ریاضی: ریاضی کے مضمون میں بچوں کی تعلیمی حالت نہایت مایوس کن ہے تیسری کلاس کے 65 فیصد بچے تفریق کا ایک سوال بھی حل نہیں کر سکتے۔

ضلع کا تعلیمی بجٹ:

ضلع کا تعلیمی بجٹ کچھ اسطرح ہے۔

ضلع کا تعلیمی بجٹ
5ارب 95 کروڑ 37لاکھ 50ہزار روپے

تنخواہوں کی مد میں دی جانے والی رقم
5ارب 82کروڑ 39لاکھ 70ہزار روپے

دیگر اشیا(الاؤنس و دیگر اخراجات)
7کروڑ 74لاکھ 10ہزار روپے

محکمہ تعلیم کو دی جانے والی صوبائی ترقیاتی فنڈ کی رقم:
4کروڑ 41لاکھ 60ہزار روپے

ضلع کے تعلیمی بجٹ میں ترقیاتی مد میں مختص کی جانے والی رقم:
5کروڑ 23لاکھ 70ہزار روپے

اگر ہم ضلع کے تعلیمی بجٹ (2012-13) کا تجزیہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ترقیاتی مد میں مختص ہونے والی رقم 52370,000 روپے ہے۔ جبکہ بجٹ کا زیادہ تر حصہ صرف تنخواہوں کی مد میں مختص کیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت کی طرف سے ترقیاتی مد میں دی جانے والی رقم صرف 44160,000 روپے تھی جو سکولوں میں بنیادی سہولتوں (بغیر پانی ,بجلی کے بغیر ,لیٹرین کے بغیر, چاردیواری کے بغیر, کھیل کے میدان کے بغیر سکول) کی فراہمی کے لئے انتہائی کم ہے۔

سرکاری سکولوں میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب

درج ذیل میں دیئے گئے تینوں گراف حلقہ میں طلباء اساتذہ تناسب کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان گراف میں دیئے گئے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حلقہ کے کچھ سکولوں میں طلباء اساتذہ تناسب بہتر کرنے کی ضرورت ہے تا کہ انسانی وسائل کے استعمال کو مناسب اور موزوں بنایا جا سکے۔ عوامی رہنما اور ارباب اختیار اس مسئلہ کے حل کیلئے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بھرپور کوششیں کریں۔

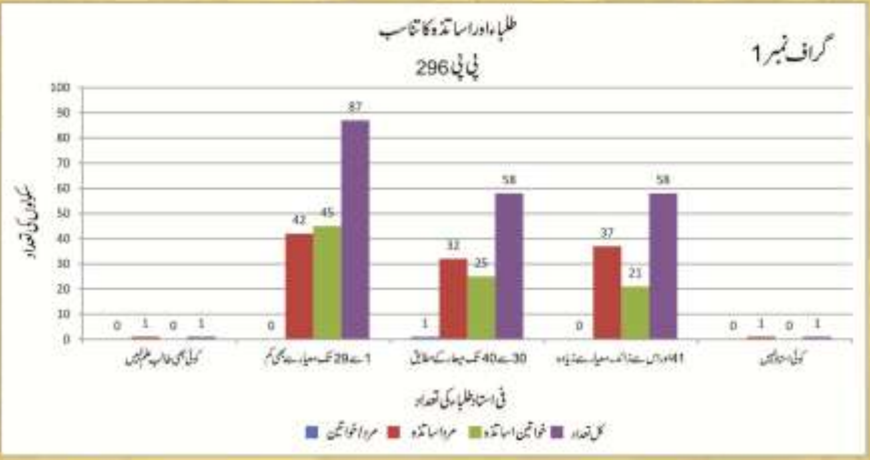

درج بالا گراف نمبر 1 میں اعداد و شمار کے مطابق اس حلقہ میں 87 ایسے سکول ہیں جہاں محض 1 سے 29 طلباء کیلئے ایک استاد متعین ہے جو کہ وسائل کے ضیاع کے مترادف ہے جسے موزوں (Rationalize) بنانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح 58 سکول ایسے ہیں جہاں 41 یا اس سے زیادہ طلباء کیلئے ایک استاد مقرر ہے جو کہ مقرر شدہ معیار سے کافی کم ہے۔ اوپر دیئے گئے اعداد و شمار ارباب اختیار کیلئے توجہ طلب ہیں تا کہ طلباء اساتذہ کا تناسب اس طرح سے کیا جائے کہ انسانی وسائل کو موزوں بنایا جا سکے۔ اور حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار (40 طلباء کیلئے ایک استاد ہے) کے مطابق کیا جائے تا کہ طلباء کو مناسب وقت اور توجہ دی جا سکے اور تعلیمی معیار میں بہتری ممکن ہو سکے۔ یہ تمام صورتحال اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ عوامی نمائندے خاص طور پر حلقہ کے ایم پی اے صاحب/صاحبہ اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور اس تحقیق کے نتیجے میں سامنے آنے والے ان مسائل کو ممکنہ حد تک حل کرنے کی کوشش کریں۔

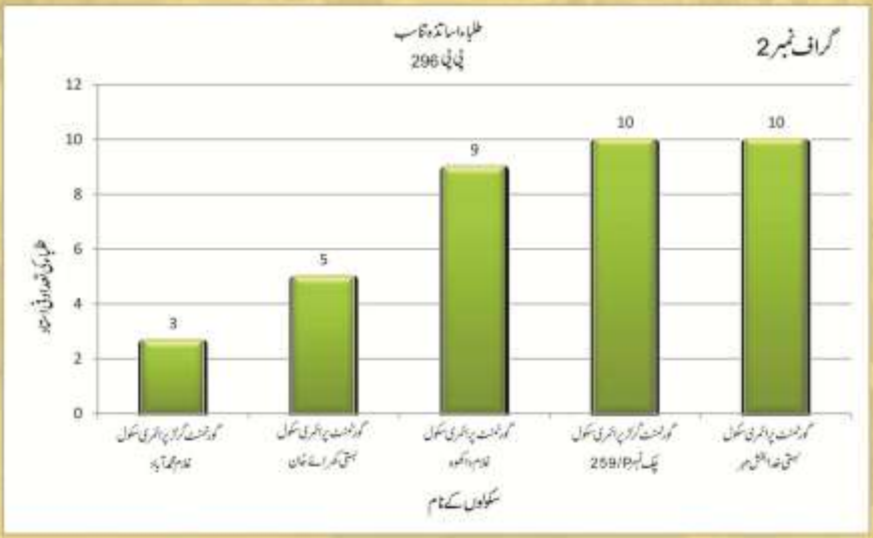

گراف نمبر 1 میں دیئے گئے اعداد و شمار میں سے 05 سکولوں کے نام گراف نمبر 2 میں دیئے گئے ہیں جہاں 3 سے 10 طلباء کیلئے ایک استاد مختص ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں اساتذہ کی تعداد بچوں کی تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہے جس کو موزوں (Rationalize) بنانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ایسے سکولوں میں اساتذہ کی ضرورت پوری کی جا سکے جہاں اساتذہ کی کمی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس توجہ طلب مسئلے کو حل کرنے کیلئے جلد پیشرفت کی جائے گی۔

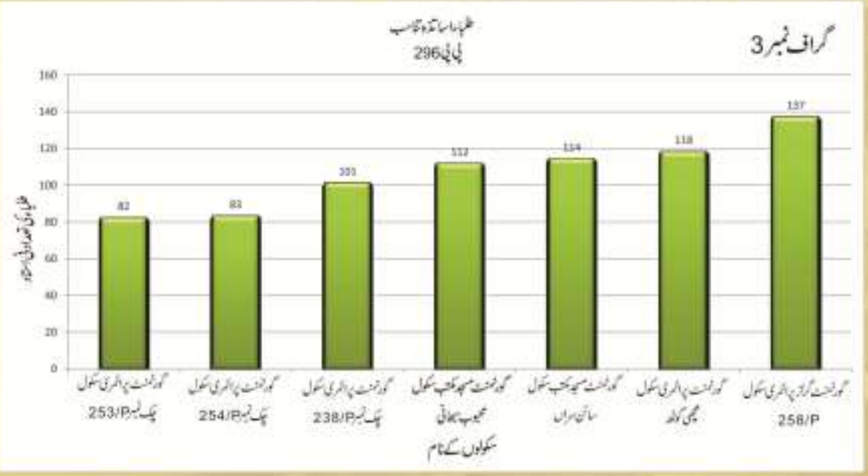

گراف نمبر 1 میں دیئے گئے اعداد و شمار میں سے 7 سکولوں کے نام گراف نمبر 3 میں دیئے گئے ہیں جہاں 82 سے 137 طلباء کیلئے ایک استاد ہے جو کہ حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار کے اعتبار سے انتہائی غیر متوازن ہے۔ یہ تناسب 1:40 ہونا چاہیے۔ اس تناسب کو معیار کے مطابق کرنے کیلئے عوامی نمائندوں، شہریوں اور شعبہ تعلیم کے متعلقین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

رائے دہندگان: ہمارے بچوں کو معیاری تعلیم چاہیے

حلقہ میں 167406 رجسٹرڈ رائے دہندگان ہیں۔ ان میں خواتین ووٹر کی تعداد 72166 اور مرد ووٹر کی تعداد 95240 ہے۔ ووٹ کی اہمیت کو جانتے ہوئے رائے دہندگان اپنے بچوں کی تعلیم کی بہتری کے لئے بڑھ کر آگے آئیں اور عوامی نمائندوں سے مطالبہ کریں کہ انہیں اپنے بچوں کے لیے معیاری تعلیم چاہیئے

تجزیوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ تعلیم اور سیاست کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اگر اس رابطے کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام متعلقہ افراد کو اس بات پر راضی کیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر تعلیم کے لئے عوامی نمائندگان سے اس بات کا عہد لیں کہ وہ حلقہ میں ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے خاطر خواہ اقدامات کریں گے۔

- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 259/P
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول بستی فتح محمد

- گورنمنٹ پرائمری سکول غلام داکھو
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک 61/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک 237/P
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک 259/P
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول 191/P
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول فتح محمد
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول حسو موہانہ

- گورنمنٹ ہائی سکول چک148P
- گورنمنٹ ہائی سکول چک188/P
- گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول156/P
- گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول چک نمبر120/P
- گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول چک119/P
- گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول چک153/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک165/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول گوٹھ جھگو
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک183/PB
- گورنمنٹ پرائمری سکول130/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک146/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک238/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک235/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک253/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک184/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک161/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول128/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک261/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول موضع لدھن
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک183/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول237/P
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک149/P
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک185/P
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول غلام احمد آباد
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول چک191/P
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول بستی فتح محمد
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول بیٹھراں
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول حاسو موہانہ
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک267/P

- گورنمنٹ پرائمری سکول گوٹھ جنگو
- گورنمنٹ پرائمری سکول غلام داکھوہ
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر P 147
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر P 235
- گورنمنٹ پرائمری سکول جعفرکوٹ
- گورنمنٹ پرائمری سکول نیو بوتڑہ
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر P 164
- گورنمنٹ پرائمری سکول بڑتھلہ
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر P 237
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر P 259
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر P 157
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر P 152
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول P 149 جدید
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر P 259
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر P 185
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر P 258
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی علم دین
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول غلام احمد آباد
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول غلام محمد آباد
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اسماعیل چاچڑ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول واحد بخش مہر
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول عابد کالونی
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول چک نمبر P 191
- گورنمنٹ پرائمری سکول دربار محمد شہید
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول بستی فتح محمد
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول سنمراں
- گورنمنٹ پرائمری سکول چھوٹی موران
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول ہاسو مہانہ

رپورٹ کارڈ میں دیے گئے اعداد و شمار PMIU، حکومت پنجاب کے جاری کردہ Census (اکتوبر 2012ء) کے مطابق ہیں

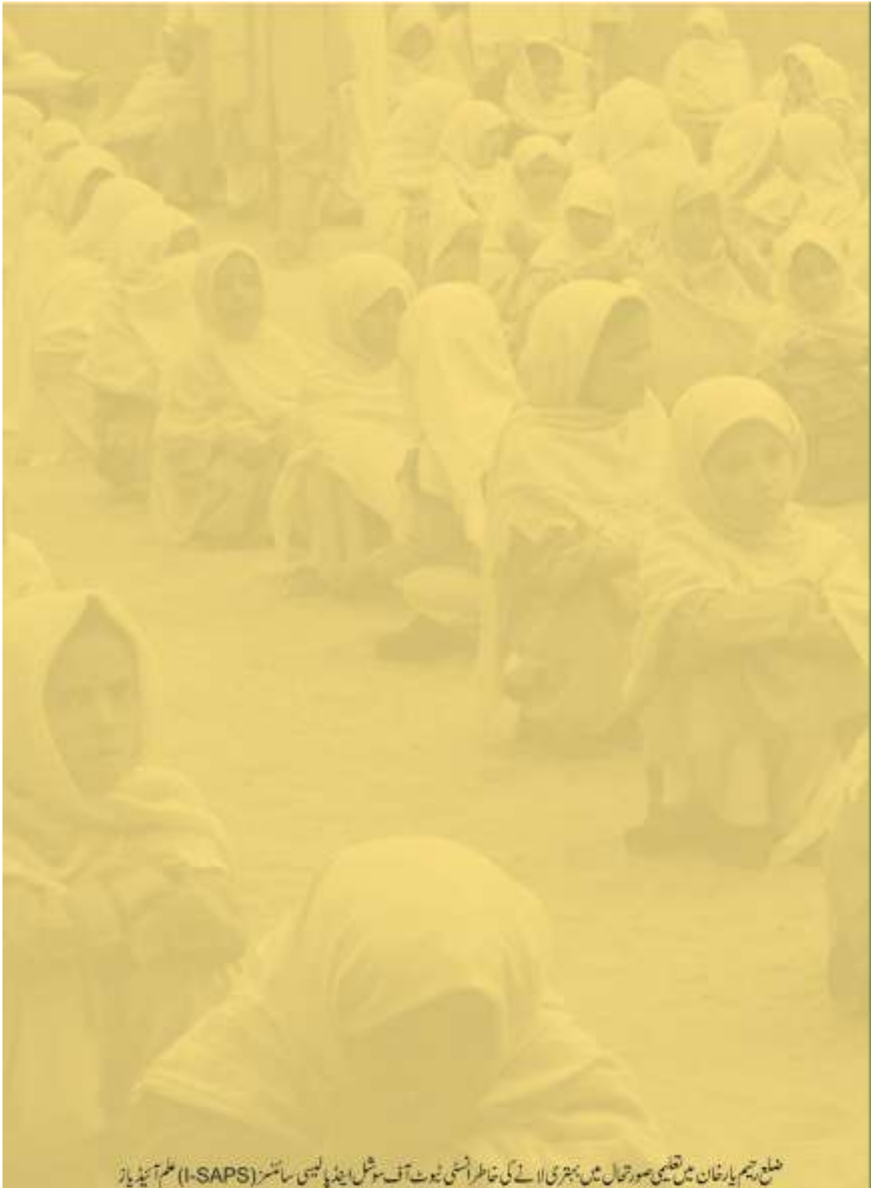

ضلع رحیم یار خان میں تعلیمی صورتحال میں بہتری لانے کی خاطر انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) علم آئیڈیاز (Ilm Ideas) کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔

یہ معلوماتی کتابچہ I-SAPS نے علم آئیڈیاز کی معاونت سے تیار کیا ہے۔ علم آئیڈیاز کا اس کتابچے کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

مزید معلومات کیلئے

www.i-saps.org info@i-saps.org 051-111-739-739

@I_SAPS facebook.com/I-SAPS

I-SAPS Institute of Social and Policy Sciences

انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) ایک قومی اور پالیسی سازی میں معاونت کرنے والا ادارہ ہے جو سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق میں سرگرم عمل ہے۔ شعبہ تعلیم I-SAPS کا ایک اہم تحقیقی موضوع ہے۔ I-SAPS نے پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کی مختلف جہتوں پر تحقیق کی ہے جن میں تعلیم کیلئے مختص کیے جانے والے بجٹ اور اس کا استعمال، تعلیم کیلئے کی جانے والی قانون سازی، نجی تعلیمی شعبہ کا انتظام و انصرام وغیرہ شامل ہیں۔